(قسط ۔ ۲)

مغربی افریقہ میں فلانیوں کی اصلاحی تحریکات

اور

اسلام

ڈاکٹر مصطفیٰ محمد مسعد، اسسٹنٹ پروفیسر جامعہ اسلامیہ ام درمان سوڈان

اردو ترجمہ : محمود احمد غازی

مسلمانوں سے جنگ کرنے اور ان کو غلام بنانے کی ممانعت اور اس طرح کے بہت سے امور کی تشریح کی ہے۔ اس یادداشت کا متن درج ذیل ہے :-

سوڈانیوں اور دیگر ان بھائیوں کے لئے جنہیں اللہ چاہے ایک یادداشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم تسلیما،

تمام تعریفیں اسی خدائے بزرگ و برتر کے لئے خاص ہیں جس نے ہم کو ایمان و اسلام کی نعمتوں سے نوازا اور سیدنا مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر ہمیں ہدایت بخشی۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام نازل فرمائے اما بعد یہ امیر المؤمنین عثمان بن فودی کی طرف سے تمام اہل سوڈان اور دوسرے علاقوں کے بھائیوں کے نام ایک یادداشت ہے۔ یہ یادداشت اس زمانے میں نہایت مفید ہوگی۔ خدا کی توفیق سے میں کہتا ہوں اے میرے بھائیو! جان لو کہ مندرجہ ذیل جملہ امور کی فرضیت اجماع سے ثابت ہے۔

۱۔ امر بالمعروف

۲۔ نہی عن المنکر

۳۔ دار الکفر سے ہجرت کرنا

۴۔ مسلمانوں سے موالات قائم رکھنا۔

۵۔ امیر کا تقرر کرنا۔

۶ - امیرالمومنین اور اس کے نائبین کی فرمانبرداری کرنا -

۷ - جہاد

۸ - مختلف علاقوں میں امراء کا تقرر -

۹ - قاضیوں کا تقرر -

۱۰ - قاضیوں کا احکام شرع جاری کرنا -

۱۱ کسی علاقے کی حکومت ویسی ہی سمجھی جائے گی جیسا وہاں کا بادشاہ ہے - اگر وہ مسلمان ہو تو وہ ملک بھی دار الاسلام سمجھا جائیگا - لیکن اگر بادشاہ (ارباب اختیار) کافر ہے تو ملک بھی دار الکفر سمجھا جائے گا اور وہاں سے ہجرت کرنا فرض ہوگا -

۱۲ - جو کافر بادشاہ لا الہ الا اللہ کا سرے سے انکار کرتا ہو اس سے جنگ کرنا -

۱۳ - ایسے بادشاہ سے بزور حکومت چھین لینا -

۱۴ - اُس کافر بادشاہ سے جنگ کرنا جو نہ اسلام کو چھوڑے اور نہ ملکی رواج کی وجہ سے لا الہ الا اللہ ہی کا اقرار کرے -

۱۵ - ایسے بادشاہ سے بزور حکومت چھین لینا -

۱۶ - اُس مرتد بادشاہ سے جنگ کرنا جو دین اسلام سے نکل کر دین کُفر میں داخل ہوگیا ہو -

۱۷ - ایسے بادشاہ سے حکومت چھین لینا -

۱۸ - اُس مرتد بادشاہ سے جنگ کرنا جو اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود اعمال اسلام اور اعمال کُفر کو آپس میں خلط ملط کرے - جیسے ہو سکے اکثر بادشاہ -

۱۹ - ایسے بادشاہ سے حکومت چھین لینا -

۲۰ - ایسے بے لگام مُسلمانوں سے جنگ کرنا جو دعوت بیعت کے باوجود کسی امیر کی بیعت نہ کریں - یہاں تک کہ وہ لوگ بیعت میں داخل ہو جائیں -

(مندرجہ ذیل یہ امور ممنوع ہیں اور ان کی ممانعت اجماع سے ثابت ہے)

۲۱ - نئے نئے کاموں کے کرنے کی وجہ سے مُسلمانوں کو کافر قرار دینا -

۲۲ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے مُسلمانوں کی تکفیر کرنا -

٢٣ - دار الحرب میں رہائش اختیار کر لینا۔

٢٤ - امیر المؤمنین یا اس کے کسی نائب سے بیعت نہ کرنا۔

٢٥ - دار الاسلام میں رہنے والے مسلمانوں سے جنگ کرنا۔

٢٦ - ان کے اموال کو ناجائز طور پر کھا جانا۔

٢٧ - آزاد مسلمانوں کو دار الحرب میں ہوں یا دار الاسلام میں غلام بنانا۔

٢٨ - اجازت لیکر دار الاسلام میں آنے والے کفّار سے جنگ کرنا۔

٢٩ - ان کے اموال کو ناجائز طور پر کھا جانا۔

٣٠ - آزاد مسلمانوں کو غلام بنا لینا۔

[مزید برآں جان لیجئے کہ]

٣١ - مرتدین کی جماعت سے جنگ کرنا واجب ہے۔

٣٢ - مرتدین کے اموال فے ہیں۔

٣٣ - مرتدین کو غلام بنانے کے بارے میں دو قول ہیں، قولِ مشہور یہ ہے کہ جائز نہیں، لیکن کسی ایسے حاکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جو جواز کا قائل ہو اگر کوئی شخص اس میں حصّہ لے تو گنہگار نہیں ہوگا۔

٣٤ - جنگجو جماعت سے لڑنا واجب ہے۔

٣٥ - ان کے اموال فے ہیں۔

٣٦ - ان کو غلام بنانا حرام ہے۔

٣٧ - باغیوں سے جنگ کرنا واجب ہے۔

٣٨ - ان کے اموال ناجائز طور پر کھانا حرام ہے۔

٣٩ - ان کو غلام بنانا حرام ہے

٤٠ - ان لوگوں کے ہتھیاروں کو انہی کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن بعد میں انہیں واپس کر دینے چاہییں۔

٤١ - دار الحرب میں رہنے والے مسلمانوں کے اموال کے بارے میں دو قول ہیں، صحیح یہ ہے کہ [illegible]

یہاں اہلِ سوڈان اور دوسرے بھائیوں کے نام یہ یادداشت تمام ہوئی محمد الملک المنان مصلیاً و مسلماً علی المصطفیٰ من نسل عدنان وعلیٰ آلہ واصحابہ وجمیع اہل الایمان الحمد للّٰہ رب العالمین۔ کتبہ محمد ساعی ابن امیر دوری اسحاق

بعض معتدل مزاج مسلمان محققین کی رائے ہے کہ یہ مجاہدانہ تحریک اسلام کو لاحق ہونے والی آلائشوں سے پاک کرنے اور افریقہ کے اس حصہ میں اسلام پھیلانے کی انتہائی پُرخلوص کوشش تھی (۴۱)۔ چنانچہ فلانی یوربا میں اسلام پھیلانے، الورن کی اسلامی ریاست قائم کرنے اور اس کو سکوتو کے امیرالمومنین کے زیرِ فرمان کرنے میں کامیاب ہوگئے (۴۲)۔

الغرض شمالی نائیجیریا میں اسلام کی بنیادیں مضبوط کرنے میں اس اصلاحی تحریک کا بڑا اثر تھا جس کی وجہ سے شمالی نائیجیریا میں ایک ایسی اسلامی سلطنت قائم ہوگئی تھی جو اپنے سیاسی نظاموں اور دینی و اجتماعی زندگی میں انہی بنیادوں پر قائم تھی جو شیخ عثمان بن فودی نے مقرر کی تھیں جو احکامِ شرعیہ سے مطابقت رکھتی تھیں۔ ۱۸۳۷ء میں شیخ عثمان بن فودی کے صاحبزادے محمد بلو کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے ابوبکر عتیق ان کے جانشین ہوئے، انہی کی اولاد امیر المسلمین کے لقب سے آج تک سکوتو کے تختِ حکومت کی وارث چلی آرہی ہے۔

اس اسلامی تحریک کا اثر شمالی نائیجیریا میں ہوسا کے علاقوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ بہت دور دور تک پھیلا اور اس نے مغرب میں فوتا تورو اور فوتا جالون تک کے علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

انیسویں صدی میں مغربی سوڈان کا بڑا حصہ جو ہوسا کے علاقوں پر مشتمل تھا چار الگ الگ حکومتوں میں بٹا ہوا تھا۔ یہ حکومتیں مغرب سے مشرق تک فوتا، تکرور، کارتا، سیغو اور ماسنہ تھیں۔

سیغو اور کارتا کی بُت پرست ریاستیں سترھویں صدی میں بمبارا (بنابر) کے ہاتھوں قائم ہوئیں۔ یہ لوگ ماندی زبان بولتے تھے، انہوں نے تمبکٹ کے پاشاؤں پر جزیہ عائد کرنے میں کامیابی حاصل کرلی (۴۳)۔ سینگال اور نیجر کے درمیان ماسنہ کے علاقے میں چودھویں صدی ہی سے ماندنجو کے کاشتکاروں

---

(۴۱) حسن احمد محمود، نفس المصدر، ص ۲۸۹-۲۹۲۔

(۴۲) ALLAN BURNS : OP CIT

(۴۳) FAGE T.D. OP CIT. P. 146

میں فلانیوں کے چرواہوں کے ایک گروہ نے رہائش اختیار کر لی، فلانیوں کی یہ جماعت ماندنجوؤں سے علیحدہ ایک طبقہ کے طور پر باقی رہی، یہ لوگ یکے بعد دیگرے مالی کے اباطرہ، سنغی کے اساکی اور تنبکٹ کے پاشاؤں کے قبضہ کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے سرداروں کے جن کو دیالو کہا جاتا تھا زیر فرمان بھی رہتے تھے۔
۱۶۷۰ء میں وہ سیغو کے بت پرست بنابر بادشاہوں کے زیر نگیں ہو گئے (۴۴)

ماسنہ میں رہنے والے فلانیوں کا بڑا حصہ اور ماندنجو قبیلہ بت پرست تھا۔ فلانیوں کی بہت تھوڑی تعداد ایسی تھی جس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ماسنہ کے علاقے میں پھیلی ہوئی فلانیوں کی اس شاخ کے لئے مقدر ہو چکا تھا کہ وہ مسلم معاشرہ کی رہنمائی اور اسلامی روایات کی اشاعت کا کام کرنے کے لئے ایک جدید اصلاحی تحریک کی ابتدا کریں۔ اس جدید اصلاحی تحریک کی قیادت احمد ولوبو (لَبّ) کر رہے تھے۔

احمد ولوبو نے ایک مسلمان گھرانے میں پرورش پائی۔ سن رشد کو پہنچنے پر وہ گنی چلے گئے جہاں انھوں نے مقامی علماء وفقہا سے تفسیر اور فقہ کا درس لیا۔ دینی تعلیم ختم کرنے کے بعد ان کے ذہن میں ماسنہ میں پائی جانیوالی خرافات وبدعات کو ختم کر دینے اور بت پرستی سے جنگ کرنے کی فکر پیدا ہوئی۔ چنانچہ جب ہوسا میں شیخ عثمان بن فودی کے زیر قیادت اصلاحی تحریک شروع ہوئی تو انھوں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا اور ہوسا جا کر جہاد میں شرکت کرتے رہے تا آنکہ مصلح اعظم شیخ عثمان بن فودی کی آرزوئیں پھل لے آئیں۔

بعد ازاں احمد ولوبو وطن لوٹ آئے اور طریقۂ کار میں ذرا سی تبدیلی کے ساتھ وہی کام شروع کیا جو شیخ عثمان بن فودی نے ہوسا میں کیا تھا (۴۵)۔ احمد ولوبو نے اصلاح کے لئے ایک اور طریقۂ کار —— طریقۂ مہدویت —— اختیار کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ مہدی منتظر ہیں اور عنایت خداوندی سے بت پرستی کے خلاف جنگ کرنے اور مسلم معاشرہ کو برائیوں سے نجات دلانے کے لئے بھیجے گئے ہیں ماسنہ میں ان کی دعوت کو بڑا فروغ حاصل ہوا، فلانیوں نے بھی اس میں اپنی سربلندی کا موقعہ پاکر اسے قبول کر لیا (۴۶)
ماسنہ میں فلانیوں کے بادشاہ اور جنی میں رماۃ کے لیڈر کے ہاتھوں احمد ولوبو، ان کے تلامذہ اور مریدین پر

۴۴۔ FAGE. J. D. OP. CIT. P. 146

۴۵۔ حسن احمد محمود: نفس المصدر، ص ۲۹٤

۴۶۔ FAGE. J. D. OP. CIT. P. 146

ڈھائے جانے والے مظالم اس تحریک اور اس کے بانی کی طرف فلانیوں کی توجہ اور ہمدردی میں اضافہ کا سبب بن گئے۔ اس سے شاہ فلان سخت پریشان ہوا اور تحریک کا قلع قمع کر ڈالنے کے لئے اس نے سیغو کے بادشاہ سے مدد طلب کی۔ احمد ولوبو نے بھی جہاد کا اعلان کر دیا۔ دشمن کی کثرت تعداد کے باوجود انہوں نے ۱۸۱۰ء میں شاندار فتح حاصل کی اور پہلی مرتبہ ماسنہ کو سیغو کے بنابر بادشاہوں کے قبضے سے آزاد کرا کے ایک اسلامی ریاست کی بنا ڈالی[۴۷] جو ٹمبکٹ سے دولتا کی بلندیوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ انھوں نے اپنے لئے امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔ اور گنی کے قریب حمداللہ نام کا ایک شہر آباد کر کے اُسے اپنا دار الحکومت بنایا۔[۴۸]

جب احمد ولوبو نے ماسنہ کی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو فلانیوں اور بنابرا در بوزو قبائل کی بڑی تعداد بت پرست تھی۔ ان سب نے ان کے دورِ حکومت میں اسلام قبول کر لیا اور فرائض اسلام کو بجا لانے کی تعلیم حاصل کی، احمد ولوبو نے دینی شعائر کی وحدت و ہم آہنگی کیلئے علمائے گنی کے درمیان پیدا ہونے والے اختلافات کا خاتمہ کرنے کی جدّوجہد کی۔ اور چھوٹی چھوٹی مساجد ختم کر کے ایک بڑی جامع مسجد قائم کی۔[۴۹]

نظم حکومت کے لئے احمد ولوبو نے عدالتی، مالیاتی اور انتظامی شعبوں میں قدیم اسلامی رواج کو جاری رکھا ۱۸۴۴ء میں احمد ولوبو کے انتقال کے بعد ان کا بیٹا احمد شیخو ان کا جانشین ہوا۔ لیکن اس کی عمر زیادہ نہ ہوئی اور وہ ۱۸۵۲ء ہی میں چل بسا۔[۵۰] اب فوتا سینگال میں رہنے والی فلانیوں کی ایک اور شاخ کے ہاتھوں قائم کی جانے والی ایک جدید اصلاحی تحریک کا مرکز بنا۔

فوتا سینگال ہوسا کے مغربی علاقے میں سودان کی چوتھی مملکت — مملکتِ فوتا — کا صدر مقام تھا، یہ ریاست تکرور کی قدیم ریاست ہی کی جانشین تھی۔ اس کے اصلی باشندے تکولور کے رہنے والے تھے فلانی قوم کا اصل وطن یہی فوتا تھا یہیں سے یہ لوگ ٹکڑیوں کی صورت میں نکل نکل کر مشرق کی طرف جاتے رہے یہاں تک کہ ہوسا تک جا پہنچے۔ مشہور یہ ہے کہ تکرور میں اسلام مرابطین کے عہد میں ہی پہنچ گیا تھا۔ تکروریوں

۴۷۔ FAGE, J. D. : OP. CIT. P. 146

۴۸۔ BOVILLE, E. A. : OP. CIT. P. 228

۴۹۔ TRIMINGHAN, J. S. : ISLAM IN WEST AFRICA . P. 142

۵۰۔ حسن احمد محمود : نفس المصدر ، ص ۲۹۶ -

کو اسلام سمجھنے اور اسلامی احکام و شعائر کی پابندی کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی ماحول میں تکرور یوں کی چلائی ہوئی تیسری اصلاحی تحریک شیخ عمر بن سعید الفوتی کی قیادت میں شروع ہوئی (۵۱)

عمر بن سعید ۱۷۹۶ء کے لگ بھگ سینیگال کے علاقے فوتا تور کے قریب ایک گاؤں حلوار میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے دینی طرز پر ان کی تربیت کی اور انہیں قرآن مجید حفظ کرایا۔ تیس سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے وہ اسلامی علوم میں خوب ماہر ہو گئے۔ ۱۸۲۰ء میں فریضۂ حج کی ادائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضری دینے کی نیت سے انہوں نے حجاز کا سفر کیا۔ وہاں ان کی ملاقات شیخ احمد التیجانی کے ایک خلیفہ سیدی محمد الغالی سے ہوئی۔ حاجی عمر بن سعید تین سال تک ان کے ساتھ رہے اور اذکار و ادعیہ اور اسرار لدنی حاصل کرتے رہے سیدی محمد الغالی نے ان کو طریقۂ تیجانیہ میں داخل کر لیا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ان کو مغربی سوڈان میں اپنا خلیفہ بنا کر بندگان خدا کو خدا کی طرف بلانے کا حکم دیا (۵۲)۔ وطن واپس جاتے ہوئے حاجی عمر مصر بھی آئے اور بہت سے مصری و شامی علماء سے ملاقات کی۔ پھر برنو جاتے ہوئے ۱۸۳۳ء میں سکوتو پہنچ کر پانچ سال امیر المومنین محمد بلو کے مہمان رہے۔ دونوں بزرگوں میں دوستی اور اخوت کے مضبوط رشتے قائم ہو گئے۔ سسرالی رشتہ داری قائم ہو جانے سے یہ دونوں ایک دوسرے کے اور قریب آ گئے۔ حاجی عمر نے شیخ محمد بلو کی صاحبزادی سے شادی کر لی۔ اس طرح ان دونوں نے ایک دوسرے سے گہرا اثر قبول کیا۔ حاجی عمر شیخ محمد بلو کو طریقۂ تیجانیہ میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے (۵۳)۔ حاجی عمر نے بھی شیخ محمد بلو اور ان کے والد شیخ عثمان بن فودی کی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ اور ان تصانیف میں بیان کردہ اصولوں سے بہت متاثر ہوئے۔ خصوصاً اس حصہ سے جو جہاد کے مختلف مراحل، دار الاسلام اور دار الحرب کے فرق کرنے، نیز ان لوگوں کی اقسام بتانے میں جو اسلام قبول کر کے کفر کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جنگ کرنے کے جواز کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ یہ تمام آگے چل کر شروع کی جانے والی اصلاحی تحریک میں منعکس ہوئے۔ اصلاح کے ان تمام اصولوں سے کامل واقفیت حاصل کر لینے کے بعد حاجی عمر اپنے وطن فوتا واپس چلے گئے اور

---

۵۱ - FAGE, J. D. : OP CIT. 146-147

۵۲ - محمد الحافظ التجانی : الحاج عمر الفوتی ، ص ۱۳

۵۳ - JAMIL ABUN-NASR: SOME ASPECTS OF THE UMARI BRANCH OF THE TIJANIYYA. JOURNAL OF AFRICAN HISTORY, III 1962. P.339

دو سال شہر کنکن میں مقیم رہ کر وہاں کے مسلمانوں کو غلط پند کرنے ۔ انہیں کتاب و سنّت کو مضبوطی سے تھام لینے کی دعوت دینے اور بت پرستوں کو قبول اسلام کی طرف بلانے میں مصروف رہے۔ بعد میں وہ فوتا جالون چلے گئے اور روحانی ریاضت و عبادت اور جہاد کی تربیت کے لئے ایک خانقاہ قائم کی ۵۴ متبعین و مریدین کثرت سے ان کی خدمت میں آنے شروع ہوئے طلبہ بھی سفر کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے ۱۸۴۸ء میں حاجی عمر کی قوت اس قدر بڑھ گئی کہ تکرور کی حکومت کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا۔ امیر تکرور ان کی بڑھتی ہوئی طاقت اور سیرالیون سے انہیں اسلحہ ملنے کے باعث علانیہ ان کی مخالفت کرنے لگا ۔ ۵۵ ۔

حاجی عمر وہاں سے ہجرت کا اعلان کر کے اپنے اہل خاندان اور مددگاروں کو لیکر ذنگرائی نامی مقام کی طرف چلے گئے جہاں انہوں نے ایک مضبوط قلعہ اور اس علاقے کی پہلی مسجد تعمیر کر کے مسلمانوں کو تمسک ۵۶ بالتشریعیہ اور بت پرستوں کو قبول اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی۔ فریقین (مسلمان اور کفار) کی بڑی تعداد انکی گرویدہ ہو گئی ۵۷۔

بعد ازاں حاجی عمر نے تمام بت پرست ملکوں کے خلاف اعلان جہاد کر کے بت پرستی کے مرکز کارتہ میں بنابرہ حکومت کے خلاف جنگ کی ابتدا کر دی ۱۸۵۴ء میں اس حکومت کو شکست دیکر مونیا اور کونیا کاری پر تسلط حاصل کر لیا۔ اور نیو وکو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا۔ اس طرح پورا ملک ان کا مطیع ہو گیا۔ بنا رکے چند زعماء اسلام قبول کرنے کے لئے ان کے پاس حاضر ہوتے۔ آپ نے پہلے ان سے کفر کا شعار دُور کرایا اور پھر کلمہ شہادت پڑھوانے کے بعد انہیں اسلامی شعائر اختیار کرایا۔ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے مختلف دیہات میں بھیج دیا ۔ (۵۸)

بعد ازاں حاجی عمر نے سیغو کی بت پرست حکومت پر متحدہ فوج کشی کرنے کی غرض سے ماسنہ میں فلانی حکومت کی اعانت حاصل کرنے کی بھی کوشش کی لیکن جب ماسنہ کے امیر احمد بن احمد نے ان کی اپیل کا کوئی جواب نہ دیا تو حاجی عمر مغرب کی سمت متوجہ ہوئے اور زحشو اور حلم کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر جو وسطی سینیگال میں قائم ہو گئی تھیں فوج

---

۵۴ FAGE, J.D.. OP CIT P.147 ؛ ۵۵ WILLIS, J.R : OP CIT.P - 410 -

۵۶ - FAGE .J.D.: OP CIT . P.147 -

۵۷ - محمد الحافظ التجانی - الحاج عمر القوتی ، سلطان الدولة التجانية بغرب افريقيا ، ص ۱۵

۵۸ - المصدر السابق

کشتی کردی۔ اور کارتہ میں بنارہ کی حکومت سے بھاگنے والے لوگ یہیں آن کر پناہ لیتے تھے۔ لیکن ۱۸۵۷ء اور ۱۸۵۹ء[۵۹] کے دوران ان علاقوں میں فرانسیسیوں کا روز افزوں اثر حاجی عمر کی مزید پیشقدمی کی راہ میں حائل ہوگیا۔ اس لئے وہ سیغو کی بت پرست ریاست کو ختم کرنے کی غرض سے دوبارہ مشرق کی سمت مڑ گئے (۶۰ھ)۔ اکثر معرکوں میں حاجی عمر کی فوجیں سیغو کی فوجوں پر غالب رہیں لیکن ماسنہ کی اسلامی حکومت کے سربراہ امیر احمد بن احمد کی افواج کے سیغو کی بت پرست حکومت کے سربراہ علی بن مُنزر کی فوجوں کے ساتھ تعاون کرنے کی وجہ سے بعض جھڑپوں میں ان کو شدید مقابلہ کا سامنا کرنا پڑا[۶۱]۔ سیغو کے بادشاہ نے حاجی عمر کے زیر کمان لڑنے والے مجاہدین کے سامنے خود کو کمزور محسوس کرتے ہوئے امیر احمد بن احمد سے مدد چاہی۔ اس مقصد کے لئے اس نے ماسنہ کے امیر کے ساتھ اُس کی اُمیدوں سے بڑھ کر سلوک کیا اور نہایت قیمتی تحائف سے نوازا۔ امیر احمد نے مسلمانوں کے ایک بڑے لشکر سے اُس کی مدد کی۔ یہ لشکر حاجی عمر کی افواج کے خلاف لڑنے کیلئے سیغو کے بادشاہ کی بُت پرست افواج کے دوش بدوش لڑتا رہا۔

یہاں ویسا ہی مُوقف رونما ہوگیا تھا جو دو اسلامی طاقتوں کے مابین جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے شیخ عثمان بن فودی اور برنو کے شیخ محمد امین الکانمی کے درمیان پیدا ہوگیا تھا جس کی وضاحت اس مراسلت سے ہوتی ہے جو جو امیر احمد بن احمد اور حاجی عمر کے درمیان ہوئی تھی۔ اس میں دونوں کے درمیان پیدا ہونیوالے موقف پر طرفین کے دلائل سامنے آجاتے ہیں۔

امیر احمد بن احمد نے حاجی عمر کو پانچ خط لکھے، پہلا خط ان کو اس وقت ملا جب وہ کارتہ میں بنارہ کی حکومت سے برسرپیکار تھے۔ دوسرا خط اُن کو اُن کے سالسبری میں قیام کے دوران ملا۔ تیسرا خط اُس وقت ملا جب وہ سیغو میں سنسند میں مقیم تھے (۶۲ھ)

امیر احمد بن احمد کے خطوط حاجی عمر کے نام کارتہ اور سیغو میں بنارہ کی حکومت سے جنگ کرنے پر دھمکی آمیز

۵۹ھ - حسن احمد محمود : نفس المصدر، ص ۲۹۹

وانظر FAGE. J. D: OP CIT. P.147

۶۰ھ - محمد الحافظ التجانی، نفس المصدر، ص ۳

۶۱ھ - المصدر السابق + (۶۲ھ) المصدر السابق

۶۳ھ - JAMIL ABUN-NASR. OP. CIT, P.330

مضامین پر مشتمل ہیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے امیر احمد بن احمد سے اسلام پر بیعت کی تھی۔ اپنے خط میں وہ لکھتے ہیں "امابعد! ہمیں یہاں بہت سے آنیوالوں کی زبانی خبریں ملی ہیں جس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تم نے سنسند پر پڑاؤ ڈال لیا ہے۔ اور یہ جان لینے کے بعد اس شہر میں داخل ہو گئے ہو کہ ان لوگوں نے ہم سے بیعت کر رکھی ہے اور وہ ہماری رعایا میں شامل ہیں۔ اب ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تمام بت توڑ ڈالے ہیں اور ہم سے بیعت کر لی ہے۔ یہ خط ہم نے تم کو اس امر کی اطلاع کے لئے لکھا ہے کہ اہل سنسند ہماری بیعت میں شامل ہیں"

امیر احمد بن احمد کے خط کے جواب میں حاجی عمر نے اس بیعت کے بطلان کو بالتاکید ثابت کیا ہے اور لکھا ہے کہ بنابر کفار ہیں جن سے جنگ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا "اہل سنسند کی آپ سے بیعت اور انکی آپ کی رعایا ہونے کے بارے میں عرض ہے کہ اوّل تو ہم نے اس بیعت کے بارے میں کبھی کچھ سنا نہیں۔ دوسرے آپ کے نمائندوں کی موجودگی میں ہم نے ان دنبار سے سوال کیا کہ وہ آپ کی بیعت میں ہیں یا نہیں؟۔ انہوں نے آپ کی بیعت میں ہونے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ درحقیقت ہم نے ان کو محض خاطر مدارات کرتے ہوئے اور ان کی طرف سے حملہ ہونے کے خوف سے مال و زر دیا ہے" (۶۴)

امیر احمد بن احمد حاجی عمر کے نام اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں..... "حتیٰ کہ بنابر کے سربراہ علی بن منزو علی بن منزو کے بھائی نے اپنے ایلچیوں اور اپنے رازداروں کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ وہ ہمارے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے ہیں اور نیز انہیں شکر کے طور پر خدا کے حضور تائب ہو گئے ہیں" (۶۵)

ایک دوسرے خط میں وہ لکھتے ہیں "جب میرا یہ خط تم کو ملے تو تم اپنے لئے دو صورتوں میں کوئی ایک اختیار کرلو، یا تو ہماری بیعت میں داخل ہو جاؤ جیسا کہ تم پر واجب ہے یا پھر اس ملک سے کوچ کر کے دشمنانِ خدا کا رخ کرلو اس لئے کہ فتنہ انگیزی سے تمہارے لئے یہی زیادہ بہتر ہے" (۶۶)

---

۶۴ - البیان: نفس المصدر ص ۵-۸

۶۵ - المصدر السابق، ص ۱۹۔

۶۶ المصدر السابق، ص ۳۲۔

لیکن حاجی عمر کی رائے میں امیر احمد بن احمد کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف بت پرستوں کے مسلسل تعاون پر اصرار کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے اس سے جنگ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اسے ایک خط لکھا جس میں اس کو ان خطرات سے آگاہ کیا گیا تھا اس خط میں انہوں نے لکھا...... "ہم کسی ایسے شخص کے قتل یا جنگ سے نہیں چوک سکتے جو ان (کفار) کے ساتھ مل کر رہے، ان کی مدد کرے، ان کو تقویت پہنچائے یا ان کی کفریات کے باوجود ان کی حمایت کرے، اس لئے کہ ایسا شخص شہادت قرآنی کی رو سے انہی (کفار) میں شامل ہے یا ایہا الذین آمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظة واعلموا ان اللہ مع المتقین (۶۷)

اے ایمان والو! ان کافروں سے جو تم سے مل کر رہتے ہوں جنگ کرو اور وہ تم میں سختی پائیں اور جان لو کہ اللہ تقویٰ شعاروں کے ساتھ ہے۔

امیر احمد بن احمد کے خلاف جنگ شروع کرنے سے قبل حاجی عمر نے مناسب سمجھا کہ اُن کے خلاف جنگ کو جائز اور جہاد کو واجب ثابت کرنے کے لئے وہ اتمام حجت کر دیں چنانچہ جب وہ سیگو کے بادشاہ کے علاقے پر قابض ہو گئے اور وہ امیر احمد بن احمد کے پاس بھاگ گیا تو انہوں نے اس کے تمام بتوں اور مورتیوں کو محفوظ کر کے وہاں سے نکال لینے کا حکم دیا تاکہ امیر احمد بن احمد کے خلاف برہان قائم ہو سکے، اس لئے کہ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ ان لوگوں نے تائب ہونے کے بعد تمام بتوں کو توڑ ڈالا ہے اور یہ کہ خدا اور آخرت پر ایمان رکھنے والا جو مسلمان بھی اس شہر میں آئے وہ اپنی آنکھوں سے امیر کی دروغ بیانی اور اس کے حلفاء کے کفر کا مشاہدہ کر لے (۶۸)
امیر احمد بن احمد جب بت پرستوں کی پشت پناہی کی غرض سے سامنے آیا تو حاجی عمر نے اپنے آدمیوں کو ان سے جنگ کرنے کا حکم دے دیا، گھمسان کا رن پڑا اور آخر کار امیر احمد بن احمد مارا گیا اور حاجی عمر نے حمد اللہ دار الحکومت میں داخل ہو کر ۱۸۶۲ء میں اہل ماسنہ سے بیعت لے لی، اس طرح ان کی حکومت وسیع ہو کر مشرق میں ہوسا تک پھیل گئی۔ (۶۹)

امیر احمد بن احمد کے کفار کے ساتھ تعاون کو حاجی عمر نے منافقت قرار دیا۔ اور اس طرح نص قرآنی کی

۶۷۔ سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۳

۶۸۔ التجانی۔ نفس المصدر: ص ۱۲۔

۶۹۔ [illegible]

منافقین کے ساتھ جہاد واجب ہو گیا۔ یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم

و ھم جھنم وبئس المصیر (۵۸)

اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے جو بہت ہی بُرا

ہے۔

۱۸۶۳ء میں جب سارا ملک ان کا مطیع ہو گیا تو انہوں نے شہر تنبکت پر بھی قبضہ کر لیا اور کارتہ

غو میں بنابر کے علاقے میں اشاعت اسلام کی طرف اپنی توجہ مبذول کی۔

لیکن ان ممالک کو حاجی عمر کے زیر نگیں ہوئے زیادہ مدت نہ گزری تھی کہ بغاوتوں کی آگ بھڑک اٹھی۔

باغیوں نے قادریہ طریقہ کے سربراہ شیخ بکائی سے مدد مانگی۔ شیخ بکائی کا مرکز شنقیط میں کنتا کا علاقہ تھا۔ انہوں

نے سے درخواست کی کہ وہ لوگوں کو حاجی عمر کے خلاف متحد کرنے میں ان کی مدد کریں اور حاجی عمر کے خلاف اپنے ہاتھ سے

کے فتوے لکھ کر مختلف علاقوں میں بھیجیں اور ان تمام نومسلموں کو جو حاجی عمر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے حکم دیں

وہ ان کے خلاف بغاوت کر دیں اور اہل اسلام اور اہل کفر سب کو حاجی عمر سے جنگ کرنے کے لئے ان سے

تفریق کریں۔ باغیوں نے شیخ سے وعدہ کیا کہ اگر انہوں نے یہ سب کچھ کیا اور اس کے نتیجے میں وہ کامیاب ہو گئے

تو شیخ بکائی کو اپنا سربراہ بنا لیں گے۔ بکائی نے ان کی دعوت پر لبیک کہا اور از سر نو ایک اور جنگ بھڑک

گئی ۱۸۶۴ء میں ان باغیوں کو زیر کرنے کے دوران ہی حاجی عمر انتقال کر گئے۔

ان کے صاحبزادے احمد وبن عمر سلطان محمد بلو کے نواسے ۱۸۶۲ء میں ملک کو دوبارہ متحد کرنے میں

کامیاب ہو گئے اور سیغو کو اپنی حکومت کا پایۂ تخت قرار دیا لیکن فرانسیسیوں کی پیشقدمی نے ان کی حکومت ختم

کر دی انہوں نے ان کو (احمد وبن عمر کو) پیچھے دھکیل دیا حتی کہ وہ بلاد ہوسا میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے اور وہاں

۱۸۹۸ء میں انتقال کر گئے۔

حاجی عمر کی قائم کی ہوئی تکرور کی حکومت مغربی افریقہ میں ظاہر ہونے والی سب سے آخری اسلامی حکومت تھی۔

حمدو کی شکست کے بعد فرانسیسیوں کے قبضے کے لئے راستہ صاف ہو گیا اور ۱۸۹۸ء سے وہاں فرانسیسی اثرات نفوذ کرنے لگے۔

۵۸۔ سورۃ التوبہ، آیہ ۷۳ ؛ ۵۹۔ PAGE, J.D: OP.CIT. P.148 -

۶۰۔ JAMIL ABUN-NASR. OP CIT. P.320. WALLIS OP CIT. P.4.2

رہا یہ سوال کہ مغربی افریقہ میں فلانیوں کی اصلاحی تحریکات نے سوڈان سے باہر دوسری اصلاحی تحریکات اور دینی انقلابات۔ سے کہاں تک اثر لیا۔ اس بارے میں دو رائیں ہیں۔

ایک یہ کہ شیخ عثمان بن فودی اپنے سفر حجاز کے دوران وہابی تحریک کے مبلّغین سے میل جول کے ذریعہ وہابی تحریک اور اس کے اصلاحی اصولوں سے متاثر ہوئے تھے۔ (۴۳)

لیکن اس بات کی کوئی واضح دلیل موجود نہیں جس سے دونوں تحریکوں کے درمیان تعلق یا ایک دوسرے سے کچھ اخذ و قبول کا علم ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عثمان بن فودی نے مفاسد کے خاتمہ اور مسلمانوں کے احوال کی درستگی کی نیت سے ایک اسلامی حکومت کے خلاف انقلاب برپا کرنے کا تصور وہابیت سے اخذ کیا۔ (۴۴)

دوم یہ کہ بعض افریقی مصنّفین نے اُنیسویں صدی کے اواخر میں سوڈانی وادی نیل میں چلائی جانے والی مہدوی انقلابی تحریک کا تعلّق اسی صدی میں مغربی افریقہ کی فلانی اصلاحی تحریکات سے ظاہر کیا ہے۔[۴۵] اس کا ماحصل یہ ہے کہ ان اصلاحی تحریکات نے سوڈان اور وادی نیل کے مہدوی انقلاب پر نہ صرف گہرا فکری اثر ڈالا بلکہ اس کے قیام میں بھی مدد دی۔ چنانچہ شیخ عثمان بن فودی، ان کے بھائی عبداللہ بن فودی اور ان کے صاحبزادے محمد بلو کی تصانیف جن کی تعداد دو سو اسّی (۲۸۰) سے زائد ہے ان میں سے چند ایک مہدویت اور مہدی منتظر کے بارے میں مباحث پر بھی مشتمل ہیں جیسا کہ قدیم اسلامی مصادر میں ان مباحث کا تذکرہ موجود ہے۔ (۴۶)

۴۳۔ ارنولد: الدعوۃ الی الاسلام، ترجمہ، حسن ابراھیم، عبدالمجید۔ عابدین۔ النحراوی۔ ص ۳۷۰

۴۴۔ WALLIS. J.R. : THE JIHAD – OP CIT. J.A.H. VIII No. 3, P. 400

۴۵۔ SABURI BIOBAKU AND MUHAMMAD AL.HAJJ – THE SUDANESE MAHDIYYA AND THE NIGER. CHAD REGION – ISLAM IN TROPICAL AFRICA P. 426-432

۴۶۔ IBID. OP CIT. P. 427

اگرچہ شیخ عثمان بن فودی نے اپنی کتاب "تحذیر الاخوان" میں اپنے مہدی ہونے کی تردید کر دی تھی لیکن پھر بھی ان کے بعض انصار کی زبان پر یہ بات عام ہوگئی تھی۔ اس لئے ان کی اس تردید سے نہ لوگوں میں اس موضوع پر گفتگو ختم ہوئی اور نہ اس افواہ پر سے ان کا یقین زائل ہوا۔ ان زبان زد عام باتوں میں سے ایک آخری افواہ یہ بھی تھی کہ مہدی منتظر کا ظہور مشرق میں ہوگا۔ اس لئے کہ مغربی علاقوں میں بہت سے اضطرابات جنم لے رہے ہیں۔ انہی اضطرابات کی وجہ سے شیخ عثمان بن فودی کے پوتے امیر المومنین ابوبکر عتیق (۱۸۳۷ء - ۱۸۴۲ء) کے عہد میں فلانی مہاجرین نے مہدی منتظر کا ساتھ دینے کی نیت سے گروہ در گروہ مشرقی علاقوں سوڈان، وادی نیل اور حجاز وغیرہ کا رخ کرنا شروع کیا۔

ان فلانی مہاجروں میں سے بہت سے کسلا، قضارف اور سنار کے قرب و جوار میں قیام پذیر ہو گئے۔ ان مہاجرین میں نیجر ـــ چاڈ ـــ کے ایک صاحب عبداللہ بن محمد آدم بھی تھے۔ انہوں نے تعایشہ قبیلے میں رہائش اختیار کی اور بعد میں عبداللہ التعایشی کے نام سے مشہور ہوئے۔ یہی وہ صاحب ہیں جنہوں نے محمد احمد سوڈانی سے ملاقات کر کے انہیں ان کے مہدی ہونے کا یقین دلایا۔ اس کے بعد ہی محمد احمد نے سوڈان میں جہاد اور مہدویت کا اعلان کیا۔

جب ہم خلیفہ عبداللہ التعایشی کی پہلی کارگزاریں، مہدی سے ان کی ملاقات اور مہدوی حکومت کو مضبوط کرنے میں ان (خلیفہ عبداللہ التعایشی) کے اور مغربی قبائل اور باشندوں کے کردار پر غور کرتے ہیں تو ہمارے لئے یہ رائے قائم کرنا ممکن ہو جاتا ہے کہ وادی نیل میں سوڈان کی مہدویت نیجر چاڈ میں رہنے والے فلانیوں کے اذہان میں مہدی اور مہدویت سے متعلق گردش کرنے والے افکار ہی کی ایک تعبیر تھی۔ (۳۵)

لیکن سوڈان، وادی نیل اور نائیجیریا میں اس دور سے متعلق پائے جانے والے جملہ دستاویزات کی طرف رجوع کرنے اور ان کا ایسا گہرا تجزیاتی مطالعہ کرنے سے قبل جس سے وہ پوشیدہ تعلقات اگر وہ موجود ہوں ـــ اجاگر نہ ہو جائیں، اس رائے کو تسلیم کرنا ممکن نہیں۔

افریقی علوم کی عموماً اور دعوتِ اسلامی کی اشاعت کی تاریخ کی خصوصاً یہ خوش قسمتی ہے کہ مغربی افریقہ کی مجاہدانہ تحریکات نے اپنے زعماء، قائدین اور ان کے تلامذہ کے قلم سے کتابوں اور رسائل کی شکل میں ہمارے

SABURI BIOBAKU AND MUHAMMAD AL HAJJ: OP. CIT

لئے خاصا تصنیفی ذخیرہ چھوڑا ہے۔ یہ تمام تصانیف عربی زبان میں ہیں جو انیسویں صدی میں مغربی افریقہ کی ڈپلومیٹک زبان تھی۔ ان تصانیف میں یک نہایت تھوڑی سی شائع شدہ تعداد کے علاوہ اکثر و بیشتر حصہ نائیجیریا اور سینیگال کی یونیورسٹیوں اور پیرس کے قومی کتب خانے میں مخطوطات و مسودات کی شکل میں منتشر پڑا ہوا ہے۔ آج کل بعض ایسے لوگ جو افریقہ میں اسلامی علوم سے دلچسپی رکھتے ہیں وہ ان دستاویزات اور تصانیف کو مندرجہ ذیل رسائل میں شائع کر رہے ہیں:-

۱- جرنل آف دی ہسٹاریکل سوسائٹی آف نائیجیریا (عبادان، نائیجیریا)

۲- جرنل آف افریکن ہسٹری (لندن)۔

۳- بلیٹن آف دی اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز (لندن)

ذیل میں ہم ان میں سے بعض تصانیف کا ذکر کرتے ہیں (۳۳)

شیخ عثمان بن فودی

— عدد الداعین الی دین اللہ -

— کشف البصیرۃ

— القول المختصر فی المہدی المنتظر۔ ان کی کل تصانیف کی تعداد ۱۰۰ سے زائد ہے

عبد اللہ بن فودی

— جوزن السعادۃ

— سبیل السنۃ

— فضل العقل والعلوم ان کی کل تصانیف ۷۰ کے قریب ہیں۔

محمد بلو

— احکام المخلفین

— الاشاعۃ فی حکم الخارجین من الطاعۃ

— الترجیح فی صلوٰۃ التسبیح

— تعلیق وجیز علی المنظوم المرسوم بسلک جمان الدرر

---

۳۳ SMITHS, F.C. : NINETEENTH-CENTURY ARABIC ARCHIVES OF WEST AFRICA J.A.H. VOL. III, 1962, PP. 333-6.

ـ جلاء الصمام فی امراض الاحوال والاقوال والهمم

ـ رسالۃ فی الامراض الشافیۃ

ـ التنبیہ فی التشبہ بالکفرۃ والظلمۃ والجہلۃ

ـ شمسیۃ الاخوان

ـ فتح الباب فی ذکر بعض خصائص الشیخ عبد القادر

ـ کتاب فی شان الایضاح

ـ کتاب فی المفردات

ـ الکواکب الدریۃ فی بعض مصطلحات الصوفیۃ

ـ المسائل المہمۃ

ـ مصوغ اللجین فی امراض العین

ـ النسرین فیمن بلغ من السن اربعین

ـ النصائح والتنبیہات علی مقاصد مہمات

ـ نصح کافین وبالمقصود وافین

ـ نظم لعبیہ جوج فی علم المنطق

ان کی کل تصانیف کی تعداد ایک سو سے زائد ہے

حاجی عمر

ـ قصیدۃ فی مدح الشیخ محمد امین الکانمی

ابراہیم [دابو] بن محمد (م ۱۸۴۵ء) امیر کانو

ـ کف الاخوان عن التعرض بالانکار علی اھل الامام

احمد الرفاعی (م ۱۸۷۳ء سکوتو کے ساتویں خلیفہ)

ـ تنبیہ الامۃ علی ما علیہم من طاعۃ للائمۃ والبیعۃ للخلیفۃ

علی الکتاب والسنۃ

حامد بن عبد الکریم (؟) فوتا جالون

— قصائد كانيجا

خضر بن جبريل الفلاني (سكوتو)

— منتخب الكلام في امر المهدي الامام

دوما بن محمد نجليروما (م ١٩٣٠م، برنو)

— مرثية ماي محمد نجليروما

سعيد بن ابي (سعد لو، م ١٩١٧م، ماربطانيه)

— (تاريخ) الشيخ الحاج عمر..... بذكر بعض مناقبه وكراماته

عبد الله عالي (حاجي عمر كے ايک ساتھی، ١٨٦٥م)

— من تاريخ غزوات الحضرة العمرية ثم غزوات الحضرة الاحمدية التجانية

عبد الله بن حامد (فوتا جالون ؟)

— قصيدة في قتال اهل يليما

— قصيدة في قتال بادو

عبد الرحمن بن محمد (تشاتشا، م ١٨١٨م، نوب)

— شعر بالنوب والعربي في الفقه ومدح النبي

عبد القادر الحداد (م ١٨٥٩م، سكوتو)

— انيس المفيد في التعلق بشا نحنا القواد

— بسط الفوائد وتقريب المفاسد

عبد القادر مسدو (م ١٩١٣م، سكوتو)

— تانيس الاخوان

— تبشير الاخوان باخبار الخلفاء في السودان

علي بن محمد [بن ابي بكر] نديايم (م ١٩١٠م، فوتا جالون)

— تاريخ فوتا جالون : تاريخ الاب